السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امام مقتدی کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا، جب دوسرا مقتدی آن کر ملا توامام دونوں پاؤں اُٹھا کر داسہ پر جا کھڑا ہوا۔ مولانا اسمٰعیل صاحب قدس سرہ نے درس عام میں فرمایا تھا کہ اگر امام کا نماز میں پاؤں اٹھے تو نماز جاتی رہے گی۔ پس درصورت مرقومہ بالا نماز رہی یا نہیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درصورت مرقومہ اگر امام ایک یا دوقدم آگے بڑھ گیا، تو نماز نہیں جاتی، جیسا کہ عالمگیری میں ہے۔ ۱ لومشی فی صلوته مقدار صف واحد لم تفسد صلٰوته ولو کان مقدار صفین ان مشی دفعة واحدة فسدت صلوته وان مشی الی صف ووقف ثم الی صف لاتفسد کذافی فتاوٰی قاضیخاں اور اشعة اللمعات شرح مشکوٰة میں مرقوم ہے۔
ترجمہ: اگر نمازی حالت میں ایک صف کے برابر چلے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اور اگر دوصف کے برابر ایک ہی دفعہ چلے تو نماز فاسد ہوجائے گی اور ایک صف کے برابر چل کر ٹھہر جائے پھر ایک اور صف آگے بڑھ جائے تو بھی نماز فاسد نہ ہوگی۔

۲ وعن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یصلی تطوعا والباب علیه مغلق فجئت فاستفتحت

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں، اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفلی نماز میں مشغول ہوتے اور دروازہ بند ہوتا، میں آکر دروازہ کھٹکھٹاتی، تو آپ چند قدم چل کر دروازہ کھول دیتے اور پھر اپنے جائے نماز پر واپس چل جاتے، مکان کا دروازہ قبلہ کی طرف تھا۔ یعنی آگے بڑھنے اور واپس آنے میں منہ قبلہ ہی کی طرف رہتا اور مکان تنگ تھا۔ یعنی ایک دوقدم چلتے تھے، اور ظہیریہ میں ہے کہ اگر سورج بادل سے نکل آئے اور گرمی زیادہ ہوجائے۔ تو سایہ کی طرف نمازی ایک دوقدم چل کر جاسکتا۔ واللہ اعلم

پس طلب کردم کشان دررا فمشی ففتح لی پس راہ رفت آنحضرت پس بکشاد دررا برائے من یعنی ازاں جا کہ برائے نماز ایستادہ بودقدمے چند زدو.بکشاد درراثم رجع الیٰ مصلاہ پستر بازگشت.بجائے کہ نماز میں گذارد ذکرت ان الباب کان فی القبلة وذکر کرد عائشہ کہ درخانہ بوددرجانب قبلہ یعنی تردآمدن آنحضرت .بکشادن درتحول از قبلہ لازم نیامد دربرگشتن بمصلا باز پس رفتن بود پس درآمدن وبرگشتن استقبال قبلہ بحال خود بود، ونیز گفتہ اندکہ خانہ تنگ بود وگنجائش زیادہ بریک دوخطوہ نداشت رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وروی النسائی نحوہ ونیز نقل از خلاصہ کردہ است کہ اگر مردے امامت می کندیک کس راودرین میان ثالثے درآمد واقتداء کرد وپشتر رقت، اگر مقدار آنچہ میان صف اول وامام می باشد رفت فاسد نمی گردو، ونیز اگر در نماز مشی کند، اگر مقدار صف واحد رود فاسد نمی گردد، واگر مقدار وصف رود بدفعہ واحد فاسد می گردو واگر مشی مقدار ایک صف کرد ٓبایستاد وبازتا صف دیگر رفت باز بایستاد فاسد نمی شود واز فتاوٰی ظہیریہ آوردہ است، کہ مختار آن است، کہ اگر بسیار گردد فاسد است دور حاشیہ شمنی بعلامت ظہیریہ نوشتہ است، کہ اگر نماز درتاب درآمد گرمی آن ایذا می کند اگر بجانب سایہ رود بقدر دوگام فاسد نہ کردد، کذافی المشکوٰة داشعة اللمعات، تصنیف شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمة اللہ علیہ۔

اور فرمانا مولانا محمد اسماعیل صاحب محدث علیہ الرحمة کا بجا اور راست ہے۔ مطلب ان کے بیان کا یہ ہے، کہ ایک دوقدم سے زیادہ اگر امام آگے بڑھے، تو نماز فاسد ہے، اور ایک دوقدم عفو میں داخل ہے جیسا کہ فتاوٰی عالمگیری اور مشکوٰة شریف اور اشعة اللمعات سے واضح ہوچکا ہے، واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث](#)

جلد 3 ص 49-50

محدث فتویٰ